

# مقام مود



پیر محمود الحسن شاہ مستوار قلندر

# مقام محمود

میر سید محمود الحسن شاہ مستوار قلندر  
سجادہ نشین دربار محمود پور شریف (میریہ) ضلع چکوال، پاکستان

الخاکی پبلیشورز

الخاکی پبلیشورز گلشن بارگاہ لاہور

Mob: 0333-5005899 Ph: 0543-534333

E mail: mastwaar@gmail.com



### جملہ طویل حقائق اشر محفوظ چین

نام کتاب : مقامِ محمود  
 تصنیف : سید محمود الحسن شاہ مستوار قلندر  
 کپیڈنگ : داکٹر یاسین بلال  
 ڈرائیور : سعید الرحمن محمودی  
 یار طباعت : اول  
 تعداد :  
 قیمت :

الخاکی پبلیشرز نے لاہور سے چھپوا کر شائع کی۔



## الانتساب

میں اپنی اس کتاب، مقامِ محمود " کا انتساب، ہام کرت ہوں فرگل  
 موجودات، محبوب لمیذل، کائنات کی حسین ترین شخصیت، عاشقوں کے دل  
 کی دھڑکن اور ہر حسین کا حسن، پیارے مصطفیٰ کریم علیہ اصلوٰۃ و اتسیم  
 کے نام کر جن کی نظر سے سنوار جاتے ہیں گل جانوں کے کام۔



## فهرست

نمبر شمار	عنوانات	نمبر
۱-	حرفِ کل	۱۱
۲-	حصہ نعمت	۱۷
	یاربُ تو اپنی ذات کا جلوہ دکھا مجھے	۱۸
	میں فقیرِ مصلحتی سے لطفاً ہوں مجھے کوئی غم نہیں	۲۰
	دیعاً نہ یہ تو تیراہی دیعاً نہ ہے	۲۲
	۶ قاتاً سے مجھے دردی بڑی مشکل ہوتی ہے	۲۴
	کلام جو بڑا اسرار و رُتکا ہے	۲۶
	تحاجس کے مقدار میں انکارہ تیرے در کا	۲۸
	شہر تھہارا بڑا اسہانا گلتا ہے	۳۰
۳-	چخاں کی کلام	۳۳
	تیرے نہ بیری کوئی زندگی نہیں	۳۴
	اے قائدِ رہو پئے واہر وقتِ موالي اے	۳۷
	قطعات	۳۹

نمبر شمار	عنوانات	مکرر
۴۵	حضرہ منقبت	۳۔
۴۶	منقبت امام حسن مجتبیؑ	
۴۸	منقبت امام حسینؑ	
۵۰	منقبت امام حسینؑ	
۵۲	دریان مرشد	
۵۴	منقبت غوث اعظم	
۵۷	روز رو حادیت	۵۔
۵۹	عارفانہ کلام	۶۔
۶۳	غزلیات	۷۔
۶۴	ہر طرف آج نور کی بہاری بہار ہے	
۶۷	شہزاد جو دل کے ہیں بے تاب ہوا کرتے ہیں	
۶۹	ماہی پیار سے ہم نے کششی چھوڑ دی تیر سہام	
۷۱	ہم صحیح جلتے ہیں شام جلتے ہیں	
۷۳	جب بھی خوشی کا نام لیتا ہوں	
۷۵	آن یار کے مجھ سے اے یار رہا جا آنکھ	

نمبر شمار	عنوانات	مکرر
77	واہ تیرے حسن کا عالم کیسا ہو گا	
79	ہو گا کوئی ایک تو پیارا مست آنکھوں کا	
81	سُنگتِ استگی اس نے کیسے نجادی ہے	
83	اے طالب ہر دم ایسا کسوہ ہو جا	
85	رہے بھارتیم کلشن میں خزان اٹھو	
87	قطعات	-۷
145	زیباعیات	-۸
167	متفرق	-۹
179	متفرق اشعار	-۱۰
192	قلندری مائیے	-۱۱
203	ترانہ قلندر	-۱۲



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حرفِ حُل

شروعِ اللہ کے ہام سے جو سب سے بڑا رحم کرنے والا اور جو سب سے بڑا کر رحمتیں لئا دینے والا ہے۔ جس کی عطاوں کا اگر میں تذکرہ کروں تو کوئی حد ہی نظر نہیں آتی۔ میرے وہم سے وہ میرے گمان سے دوسری اوقات سے بڑا کر اس کی عطاوں کے بارے نظر آتے ہیں اور انبارے شمار نظر آتے ہیں اور شان کریں پہ جب نظر جاتی ہے تو اس کی رحمت کے آگے بخشے ہونے سب گناہ گار نظر آتے ہیں اور پھر اس کی رحمتوں کا نزول اس طرح کہ اس کے عشق میں تراپتے ہوئے کثیر التعداد طلبگار نظر آتے ہیں اور اس کے حسن کا انعام اس قدر صور کر دتا ہے کہ بڑے بڑے ملکبیر، بڑے بڑے سرکش، بڑے بڑے جابر، بڑے بڑے سلطان، بڑے بڑے تاجور اور بڑے بڑے یکتائے روزگار اس کی بارگاہ میں بیکار نظر آتے ہیں اور اس کے کراپن تمام خلائق میں پھر جرم اسی کے طلبگار نظر آتے ہیں اور جب کوئی فائدہ مقام سر کو پا کر فائز بر مقام ذات ہوتا ہے تو ربِ ذوالجلال و ذوالجمال کے اس قرب و وصال اور جمال و کلش کو پا کر مستوار ہو جاتا ہے۔

میں اس سب کچھ عطا کرنے والے کا اگر شکر ادا کرنا چاہوں تو معدود  
ہوں اور اگر میں ہر سانش میں کروڑ کروڑ وغیرہ بھی شکر ادا کروں تو کمالِ کم ہو  
گا۔ میرا ریتِ کریم میر اورث میرا ماں کے میرا محبوب اس قدر پیارا اور  
عقلیم ہے کہ میرا کوئی بھی بیان، شکر اس کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد ان گنت درود و حلام پیارے آٹا کے نام آپ کے  
آل واصحاب<sup>3</sup> کے نام کر جن کی موجودگی ہر وقت میرے سر پر سائبان کی  
ترجمہ ہے اور جن کی نظر کیمیا کے اثر سے میں نے اس کتاب کا فرمائیں کیا۔  
گویا میری اس کتاب کے ایک ایک حرفاں میں رحمتِ مصطفیٰ شامل ہے اور  
اگر یہ کتاب کسی اہل دل کے ہاتھ کیلی تو بے شک اسے اس کتاب کا ہر ہر حرفاں  
عکس کر مسیدِ الانبیاء نظر آئے گا۔ میں اگر یہ کہوں تو غلط نہ ہو گا کہ اس کتاب  
کے تمام اشعار عطا نے مستقیم، چشمِ مصطفیٰ ہیں۔ یہ اشعار پشمِ مصطفیٰ کی لائی کو  
لے کر ہر طالب حق کو عملِ فعل کر دیں گے۔

آخر میں تمام درختوں کے پتوں سے بڑھ کر اور پارش کے تمام  
قطروں سے بڑھ کر اور دنیا کے تمام پھلوں کی پتوں سے بڑھ کر اور آسمان  
کے تمام ستاروں سے بڑھ کر جنت کے تمام نثاروں سے بڑھ کر اللہ کے تمام  
تمام پیاروں سے بڑھ کر زمین کے تمام ذرتوں سے بڑھ کر اللہ کے تمام  
رازووں سے بڑھ کر دنیا میں لکھے گئے تمام حرفاں سے بڑھ کر اور دنیا میں  
باتے گئے تمام ظروف سے بڑھ کر اور تمام پوشیدہ اور تمام معروف سے بڑھ

کر اور سب تو سے بڑھ کر عشق کے ہر در سے بڑھ کر ہر حور سے بڑھ کر  
تجھیات طور سے بڑھ کر تمام چشم ہائے تمور سے بڑھ کر درود مسلم، درجتیں  
برکتیں اللہ نازل فرمائے میرے اور اپنے محبوبِ کریم کی ذات پر آپؐ کی آل  
پر آپؐ کے اصحابؐ پر اور آپؐ کی ازدواج پر آپؐ کے احباب پر جیسا کہ  
درود مسلم تجھے کافی ہے اور وہ سب سے اعلیٰ جانے والا ہے۔ یہ میں نہیں  
جان سکتا کہ آنما علیہ اصلوٰۃ وسلم پر درود کا حق لتنا ہے یہ اللہ ہی کی ذات  
جانتی ہے کیونکہ میں لاشے ہوں ہاچیز ہوں اور ذرۂ بے مقدار ہوں جبکہ  
حسن نبیؐ سے مستوار ہوں۔

اب میں کچھ ذکر کرنا چاہوں گا حیدر کزارؐ کا اس دلدل سوارؐ کا جو  
عاشق ربیٰ ہے اور اپنی ذات میں لاثانی ہے اور مصطفیٰ کا مدیر جانی ہے اور  
جس کا دشمن بلاشبہ قافی ہے۔ جب میں نے پہلی کتاب آذان قلندر لکھی تو اس  
کا آغاز کچھ اس طرح ہوا کہ مغرب کے بعد کا وقت تھا ان وی پر قوال قوال کر  
رہے تھے جس کے بول تھے من کنت مولا فہڈا علی مولا یہ بول  
جو نبی میں نے سنے تو ایک ایسی تجھی عشق علیؐ دل میں چمکی کر زبان پر مولا  
علیؐ کرم اللہ وجہ اکرم کی شان میں اشعار جاری ہو گئے اور اس طرح پہلی  
ربائی جناب علیؐ کرم اللہ وجہ اکرم کی شان میں میں نے لکھی تو میں صاف  
کہوں گا میرے قلم کو لکھنے کی طاقت نہ کوہ علیؐ سے ملی دعا ہے ان کی یہ نظر اس  
طالب نظر پر قائم ہادی ختم ہے۔

اب میں ضرور ذکر کرتا چاہوں گا ایک ایسی بستی کا جو میرے ہوش  
خنجانے سے پہلے میری نگران تھی اور آج تک نگران ہے اور واقعی جس نے  
مرشد ہونے کا حق ادا کیا اور اس کو تمام عالم پیروں کا پیغمبر کہتا ہے وہ میرے  
مرشد سیدنا شیخ عبدال قادر جیلانیؒ محبوب سبحانی شہباز لامکانی ہیں۔ میرا جب  
بچپن کا کم تھی کافر ماند تھا تو اس وقت بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو جناب کو  
پکارا گرتا فوراً اللہ کا کرم ظاہر ہو جاتا اور آج بھی میرا سب پیجادان کی توجہ اور  
نگاہ دلکش کے باعث ہے۔ اقبال نے جو کہا

## نگاہِ مردمومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

تو میں نے یہ خوب آزمایا کہ جناب غوث پاگ کی نگاہِ تقدیر کو پلت کر رکھ  
دیتی ہے۔ انہی کی طلب سے مجھے عشقِ مصطفیٰ عشقِ خدا ملا ہے اور انہی کی  
طلب سے مجھے قربِ نبی کی فضا اور قربِ حق کا پتہ ملا ہے۔ تمہاں ہے کہ وہ  
ہمیشہ ہی اس ناچیز کو اپنے دامن میں پچھائے رکھیں گا اس دامن کے سوا اس  
کا کوئی شکانہ نہیں اور جب کوئی مستوار قلندر کھری بات کرتا ہے اور مشاہدہ  
حق کو بادہ و ساغر میں پیش کرتا ہے تو الفاظ و معانی کے اسرار و درموز بیان کرتا  
ہے جس سے اہمیت بادہ و ساغر کے ساتھ ساتھ اہمیت میں اور بڑھ جاتی ہے  
کہ مقصد تحریر دینے والے کی آواز یہ الفاظ ہی ہوتے ہیں جن کو مقرر وہ  
ہیئتیوں میں ناپاتو لا جاتا ہے مگر جب کوئی بزمِ لامکاں سے پی کر مت ہو تو  
بزمِ بستی کے قوانین خود ہی بناتا اور خود ہی مٹاتا ہے کہ وہ کسی کا آئینہ ہوتا ہے

اور دل کی دنیا کا یہ مستوار رازِ کائنات ہوتا ہے اور کسی نظر کی وجہ سے روز  
واصرار کائنات کو عیاں کرتا ہے اور پھر درکائشوں کی زبان دنیا بھی تو مشکل

ہے ۔ بڑی مشکل سے لکھے ہیں دل کے سپنے  
گر سینے میں دل ہے تو ڈرا غور سے پڑھ

اپنی پہلی کتاب آذار قلندر کے "حروفِ امکان"  
میں صوفی دارثی میر بخشی کی کتاب "شعر و قافیہ" کا حوالہ موجود ہے جس  
میں رباعی کے مقررہ اوزان کے ساتھ یہوضاحت بھی ہے:  
"ایک رباعی کے چاروں مصرعے چار مختلف بحروں میں لکھے  
جائسکتے ہیں۔ رباعی کی بھریں اگر بتانا چاہیں تو اور بہت سی بن سکتی  
ہیں"۔ (ص ۸۷)

اوہنے و بخوبی کی پابندی عقد یہم دل کی چاہت کے فسانے کو  
انخلوں کا رنگ دیتے ہوئے بارہا آڑے آٹی مگر اس سب کے باوجود یہ  
کتاب فی البدیہ لہوتی کلام اور علم روز کی تجلیات لئے آپ کے ہاتھوں  
میں ہے اور حسن ازل کے عاشقِ مستوار کی مستی کے جامِ بر جامِ خواش و عام  
الناس کے لئے پیش ہیں۔

تاریخین کرام اس کتاب کو غور سے پڑھیں کہ یہ کتاب دلوں  
کے زنگ کو دور کر کے باعث تفعیل، تکب ثابت ہوگی اور باعث ترکیب، نفس

ثابت ہو گی جو طالب حق یہ چاہتا ہے کہ اس کے باطن میں گرفت ہے، گریں  
لگی ہوئی ہیں، حیران ہے، نیز الات کا شکار ہے، توجہ کا ارجمند نہیں، یکسوئی  
سے دور ہے، قبض و بست کا شکار ہے اور طریقت کے سفر میں اس کی روح  
بیزار ہے، کبھی کچھ رمق نظر آتی ہے اور پھر اگر فقار ہو جاتا ہے، نفس غالب  
ہے، خواہشات، لذات، شہوات کا دامن نہیں چھوڑ سکتا، خود پر حق کو نہیں جھوٹ  
سکتا اور اس کا ہد و قوت ایک سانچیں زیر وزیر کا شکار رہتا ہے، باطن کی دنیا  
سے جی گھبرا ہے اور مادت میں خوش ہوتا ہے اور تحریر و تغیریط چاہتا  
ہے۔ اسے فرعونی سے عجات پا کر مقامِ انا پر فائز ہونا چاہتا ہے اور مکمل  
تاییداری پیارے مصطفیٰ کریمؐ میں رہنا چاہتا ہے تو اس کتاب کو پڑھ کر اس  
کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرے انشا اللہ تعالیٰ اپنی مراد کو پہنچے گا

کامِ قلندر کا ہر ایک لفظ  
آفتابِ عالمِ عرفان ہے  
جامِ جمشید کی مانندِ محمود  
رسویِ نحل کا کل جہاں ہے

## پیر صاحب کے وحی خط



روحِ گلِ جن و انس ، ملائکہ کا چین  
محمد و علی ، فاطمہ ، حسن و حسین

(آزادِ قلندر)

{}

چمنِ مصطفیٰ کی جو بیں خوبصورت کلی  
صدیق و عمر ، عثمان و علی

(آزادِ قلندر)

## حصہ عنعت

یارب تو اپنی ذات کا جلوہ دکھا مجھے  
قابل تہییں ہوں میں اگر قابل بنا مجھے

میری سمجھ سے دور ہیں تیری یہ قدرتیں  
بس تو کرم سے یارب ان کو سکھا مجھے

ہر وقت میں رہوں تیرے عشق میں فنا  
اب تو محبتیں وہی کر دے عطا مجھے

ٹھل جائے دل کی نظر ہو لطف دید کا  
کوئی ایسی دھن عشق کی اب تو سنا مجھے

کتنا گیا ہوں میں بکھر محمود جھر میں  
اب اُ نظر کے سامنے اپنا بنا مجھے



میں فقیرِ مصطفیٰ ﷺ ہوں مجھے کوئی غم نہیں  
اک بار ان کا دیکھنا رحمت سے کم نہیں

اُن کو دیے خدا نے رتبے بڑے بڑے  
توصیف ان کی لکھے ایسا قلم نہیں

ابدال ہو ، قطب ہو یا کوئی غوث ہو  
ایسا مجھے بتاؤ جس پر کرم نہیں

جس دل میں چھا گئی ہو ہر سوت ہی خزاں  
سمجو کہ اس دل پر ان کا قدم نہیں

سب سے حسین دیکھا ہے محمود نے انہیں  
ان جیسا تو جہاں میں خدا کی قسم نہیں



دیوانہ یہ تو تیرا ہی دیوانہ ہے  
بھول گیا اس کو اب سارا زمانہ ہے

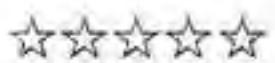
سب کی زبان پر کوئی نہ کوئی ہے تذکرہ  
میرے ہونٹوں پر تیرا ہی ترانہ ہے

تنہا تنہا میں ہوں رہتا اے میرے شاہا  
بس مزاج اب بن گیا قلندرانہ ہے

ہر طرف تیرے ہی جلوے ہیں اے ساجن  
تیری مستی میں ہوا مست یہ مستانہ ہے

جس کی روح اور دل تیری یاد سے نہ تڑپے  
دل ہی نہیں وہ کوئی گھنڈر ویرانہ ہے

تیرے چہرے کے اشکارے ہیں پیارے  
اوپر سے محمود رنگ بھی تو عاشقانہ ہے



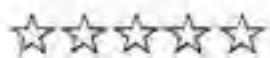
آقا سے مجھے دوری بڑی مشکل ہوتی ہے  
روتا ہوں میں چکپے سے جب دنیا سوتی ہے

ہر وقت میں روتا ہوں بس ان کی جدائی میں  
رہتا ہے یہ دل مجبور قسمت بھی روتی ہے

ان اشکوں کو کیا جانے اے ناصحہ واعظ  
تیرے لئے پانی ہے پروانے کا موئی ہے

ہے قسمت کا یہ کھیل اس عشق کہانی کا  
جس قسمت میں نہیں وہ سمجھو کہ کھوئی ہے

وہ ہیں ناخدا محمود اب اس سفینے کے  
اس نام کی تو کشتنی کب کس کو ڈبوتی ہے



کام جو بڑا ضرور کا ہے  
یا سب کرم حضور کا ہے

جس نے بخشش دل کا اجالا  
یقیناً وہ پیکر نور کا ہے

طالب ان کا مرتا ہے ان پر  
نہیں یہ حورو و قصور کا ہے

اپنی مش وہ آئیں نظر تجھ کو  
تیرے اندر کام فتور کا ہے

رازِ شبیس کائنات کا کوئی  
سب تماشا اک ظہور کا ہے

یہ کیا سمجھیں رازِ انسان  
محمود یہ جذبہ شعور کا ہے



تھا جس کے مقدار میں نظارہ تیرے در کا  
اللہ نے بنایا اُسے پیارا تیرے در کا

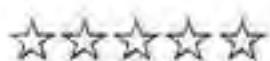
ہو ملتا جسے انعامِ خداوندی ہر دم  
وہ بے شک جا بتا ہے ڈلارا تیرے در کا

یوں تو کئی چمکتے ہیں ستارے جہاں میں  
پر سب کو چمک دیتا ہے ستارا تیرے در کا

ہیں دنیا کے حصیں سارے انگشت بندداں  
جب سے کیا انہوں نے نظارہ تیرے در کا

میسر ہے فقط شاہ کو یہ سلطنت دنیا  
یاں جبریل بھی پاتے ہیں اشارہ تیرے در کا

ہر ایک کی شاہی ہے یہاں اگ خاص جہاں تک  
 محمود نہ پایا ہے کنارہ تیرے در کا



شہر تمہارا بڑا سہانا لگتا ہے  
یہاں باغ جنت بھی ویرانہ لگتا ہے

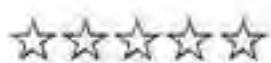
نور ہی نور ہے اور محیت کا یہ عالم  
جاننے والا بھی اک انجانا لگتا ہے

بڑھ کر ہے ہر حسیں سے اداۓ دل گداز  
دیکھ دیکھ کے بنایا کوئی یارانہ لگتا ہے

مکیں تو ہن جاتے ہیں وہ دل کے لیکن  
دل ان کا بنانے میں زمانہ لگتا ہے

سمجھ بیٹھا ہے جو ان کو اپنی جان سے دور  
ظرف کم ہے اس کا ان سے بیگانہ لگتا ہے

نظر کو اس کی کوئی بھاتا نہیں ہے اب  
یہ بچ ہے محمود ان کا دیوانہ لگتا ہے





# پنجابی کلام

تیرے بن میری کوئی زندگی نہیں  
ایس گل دا تے تینوں خیال نہیں

دن راتیں یاد میں کردا ہاں  
ہر ویلے ایہہ میرا وظیفہ اے  
میں ہور تے کجھ وی نہیں پڑھ سکدا  
تیرا نام میرے لئی صحیفہ اے

تیرے سوا جے کے نوں پیار کراں  
فر اے تے میری مجال نہیں

ہر وقت اے سوہنیا شکل تیری  
 رہندی اے میرے دل دے وچ  
 اک لختہ بھے اس توں دور رہواں  
 ایہہ ہر گز نہیں میرے غل دے وچ

گر تن من نوں بھلا نہ دیواں  
 فر ہور تے کوئی کمال نہیں

ایہہ میری طلب پرانی اے  
 اک واری آجائے من دے وچ  
 خوشبو تیری نوں پا کے تے  
 رس بھر جائے ایس تن دے وچ

فیر اس توں ودھ کے میرے لئی  
تے کوئی دوجا سوال نہیں

میں اک گزارش کردا ہاں  
تیرے پاک دربار دے وچ  
توں رنگدا ایں اپنے رنگاں وچ  
مینتوں وئی رنگ دے پیار دے وچ

محمود دے دل وچ آ وس توں  
ایہہ تے تیرے لئی محال نہیں



اے قلندر سو بنئے دا ہر وقت موالي اے  
تھیواں صدقے اس توں جنیں عزت سنجاںی اے

او شاناں سچیاں نیں سب توں اچیاں نیں  
اوہ آپ ترا لایا اے اوہدی شان زرالی اے

اوہ عزتاں دیندا اے اوہ شرمائ رکھدا اے  
ایسے لئی سارا جگ اوہدے در دا سوالی اے

ہونیا پاگل جس پچھے ایہہ کل زمانہ اے  
اُس مدنی ماہی دی ہر شے متواںی اے

ہوئیا جد دا عاشق میں اس پیارے ڈھولن تے  
لچپاں نے بے شک میری ہر مشکل ٹالی اے



میرے نال آجائو اے پیارے سنگیوں  
 کر لینے نظارہ پیارے یار دا انج  
 سجدہ سوہنے دلبر نوں کرو اخچ محمود  
 گ پتہ جائے دنیا نوں پیار دا انج

{}

دنیا بیکار اے سنگھدی پئی اے  
 سوہنے دی ہوا لنکدی پئی اے  
 قسمت دے مارے قسمت لبدے  
 قسمت تے خود اتحوں منگدی پئی اے

بے شک سب توں پیارے نیں حیدر کزار  
 رحمت آپ دے چھرے تے وسے لگاتار  
 انہاں دے غلاماں نوں ہوون معراجاں  
 منکراں دا یارو تیس کدرے شمار

{}

ٹاں ٹن کے اج وی مولا علیؒ دا  
 منکر دا دل دھڑک دا پیا اے  
 ذوالفقار سوئے نے ایسی چلائی  
 کافر ابے تک پھر کدا پیا اے

میں الگ نہیں ٹوں الگ نہیں  
پر اے گل سمجھدا جگ نہیں  
دل دی دنیا ہے فقیر لک دا  
مت ضرور اے لیکن ٹھگ نہیں

{}

جس دی قلندر ہاں ہے نسبت سنگیا  
رب دی سوں او ذلیل نہیں ہو سکدا  
علیٰ<sup>۴</sup> دا پیارا کرے سخا محمود  
سچا سید کدی بخیل نہیں ہو سکدا

میرے من وچ وس گیا اللہ نے  
 میری ہوگئی واہ تسلی نے  
 پئی دل وچ چمک اولڑی اے  
 میرا دل ہن عرش معلی نے

{}

اچی شان اے تول دا تھیں آں  
 موئی خاک وچ روں دا تھیں آں  
 کسی نظر دا ہے کرشمہ  
 محمود میں آپے بول دا تھیں آں

مھیبیت توں چھٹکارا سوکھا نئیں ہوندا  
 مطابق جو چلے اوہ اوکھا نئیں ہوندا  
 کوشش تے بڑی کردا اے سچا طالب  
 مقدر پنا محمود موقع نئیں ہوندا

{}

ہر تھاں دا ماحول کجھ ہور ہووے  
 ہر دل وچ ذکر دا شور ہووے  
 ہر دل وچ چمکے یار دی صورت  
 دور اندر دا فیر چور ہووے

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم  
تا غلام شمس تبریزی نہ شد  
(مولائے روم)

{}

شکر لند حال من ہر لحظہ نیک و تر شد است  
شیخ شیخاں شیخ حمزہ تا مرا راہبر شد است  
(راوی دشادخانی)

## حصہ منقبت

## مناقب امام حسنؑ

مصطفیؑ کے لخت جگر کے سوا کچھ بھی نہیں  
دراصل دین خیر و خبرؑ کے سوا کچھ بھی نہیں

سنو سنو اے بعض علیؑ رکھنے والو سنو!  
اسلام میں تو علیؑ کے گھر کے سوا کچھ بھی نہیں

پردے کو جب اسلام کے چہرے سے اٹھایا میں نے  
فاطمہؓ کے تو نورِ نظر کے سوا کچھ بھی نہیں

کب تک اپنے اعمال کو کرتے رہو گے یوں تباہ  
پاس تمہارے دوزخ کے سفر کے سوا کچھ بھی نہیں

تیرا لجھ ، تیری قرأت ، قرآن پڑھنے کا انداز  
دھوکہ ، فریب ، دجل ، مکر کے سوا کچھ بھی نہیں

شوق حج و طواف تو ہے یقینا بہت محمود  
ناداں مگر یہ سب چکر کے سوا کچھ بھی نہیں



## منقبت امام حسین

مقامِ حسین کو تم مصطفیٰ سے پوچھو  
کیا پا گئے قصہ کربلا سے پوچھو

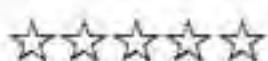
کیا کیا نوازشیں ہوئیں پیارے امام پر  
پوچھ سکو گر یہ تو عطا سے پوچھو

مور سکتے تھے رضا والے ہر چند تقدیر کو  
آج بھی کہتا ہوں میں یہ رضا سے پوچھو

پیارے تھے وہ کتنے پیارے رسول کو  
وہ منظر رسول خدا سے پوچھو

نزلے پھول تھے گلشنِ محمد کے  
اس گل حسن کی خوبیوں مرتضیٰ سے پوچھو

مرا سرمایہ ا زندگی فقط حسین ہیں  
مجموعہ بے راز علیٰ مولا سے پوچھو



## منقبتِ امام حسینؑ

غم حسینؑ سے دل کو اپنے دھو لیتا ہوں  
یاد جب آئیں وہ جی بھر کے رو لیتا ہوں

مصادب جب بھی دل کو تھیں پہنچاتے ہیں  
دل بھر دردِ امام سے بھگو لیتا ہوں

تصور میں نظر آتے ہیں نظار سے مجھ کو  
نظرِ مرشد سے دل میں سمولیتا ہوں

غمِِہن علیٰ میں، غمِ بست علیٰ میں  
نکھے ہوئے آنسو سے دل دھو لیتا ہوں

حوادثِ دنیا جب سر اٹھاتے ہیں محمود  
افعتِ لہنِ مرتفعی میں من ڈبو لیتا ہوں



## درشانِ مرشد

مرشد مجھے کچھ اس طرح سیراب کر گئے  
دشتِ دروں کے خار کو گلاب کر گئے

ان کی عطا کا فیض ہے یہ در قلندر  
بارانِ کرم وہ مجھ پے بے حساب کر گئے

کچھ لوگوں کو شک ہے نقیر کے نظام پر  
لیکن وہ دل کو مرکزِ جناب کر گئے

قاصر ہیں خریدنے سے اب اہل نظر مجھے  
جاناں نگاہِ خاص سے نایاب کر گئے

رہتے ہیں میرے پاس وہ اک پھول کی طرح  
 محمود میرے گلشن کو شاداب کر گئے



## منقبت غوث اعظم

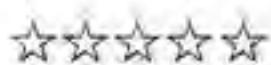
جب نقاب جسم سے دور غوث الورمی کرے  
ہر چہرے پ نور کا پھر منظر سجا کرے

ہو گئی ہو جس کی قضاۓ عمر بھر کی ہر نماز  
ان کی ہر ہر ادا میں کیوں نہ وہ ادا کرے

آجائے جو ان کی بزم میں بھولے سے ایک بار  
کون ہے جو پھر اس کو ان سے جدا کرے

رہتے ہیں وہ میرے دل میں چین کی طرح  
کون ہے پھر جو نہ ادھر مرنے کی دعا کرے

کھل جائے جب بوتل ان کے شراب کی محمود  
کافر ہے جو پھر بھی کوئی اور نشد کرے



## إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِخْرَى ۝

(ہماری دلچسپی اور مخصوصاً شریف)

(ترجمہ) پے شک بعض اشعار حکمت آئیز اور  
بعض بیان جادو کی تاثیر رکھتے ہیں

## روح روحانیت

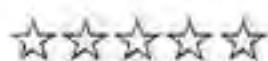
دنیا میں یہ تین تعلق لازوال  
مرشد نبی اور رب ذوالجلال

بے شک رب کو ان سب پر خوب کمال  
مصطفیٰ کا ہے بعد از خدا سب جمال

رہبر بغیر یہ راہ سراسر ملال  
پیر کامل پکڑے ہاتھ لے سنہال

جس نے رکھا اپنے پیا کا خیال  
طالب ہے وہ ہی بندہ حلال

مرشد پنا محمود کس کی مجال  
گر چاہے کوئی کہ ہو صاحب حال



# عارفانه کلام

میرے مولا سن لے دعائیں تو ان کی  
جو مدت سے ایک ہی صدا دے رہے ہیں

ملا دے تو ان کو انہیں چاہئے والے  
جو ہیں ان کے دل میں سدا رہنے والے  
وہ رہتے ہیں ہر وقت دل سے پریشان  
جو فرقت کی دل کو سزا دے رہے ہیں

میرے مولا سن لے دعائیں تو ان کی  
جو مدت سے ایک ہی صدا دے رہے ہیں

ہوئے ہیں جو گرویدہ ان کی نظر کے  
وہ دھو پڑھے ہیں ہاتھ اپنے جگر سے  
وہ پیتے ہیں ہر دم خونِ جگر کو  
وہ پھر بھی آنہی کو دعا دے رہے ہیں

میرے مولا سن لے دعائیں تو ان کی  
جو مدت سے ایک ہی صدا دے رہے ہیں

تماشا تو دیکھو تم اہلِ حسن کا  
بنایا ہے پچھی کو قیدی چمن کا  
شرافت تو دیکھو تم اہلِ چمن کی  
لگا کر وہ آتش ہوا دے رہے ہیں

میرے مولا سن لے دعا نہیں تو ان کی  
جو مدت سے ایک ہی صدا دے رہے ہیں

رہے ہم جنھیں عمر بھر پیار کرتے  
وہ بھی رہے ہیں تو افراط کرتے  
تجانے کیوں ہیں وہ لوگ آج بدلتے  
وہ محمود کیسی جزا دے رہے ہیں

میرے مولا سن لے دعا نہیں تو ان کی  
جو مدت سے ایک ہی صدا دے رہے ہیں



# غزلیات

ہر طرف آج نور کی بہار ہی بہار ہے  
یہ جشن عاشقان ہے یہ جشن مستوار ہے

بٹ رہا ہے کرم غوث کا بڑی دھوم دھام سے  
روح اہل دل کی محلے کو تیار ہے

صاحب ظرف کا مقدر بنے گی منے حق  
ہے بڑا ذی شان وہ جو آج نے خوار ہے

سارے کفر اور مصائب آج مت جائیں گے  
کہ شمع بزم وہ حیدر کزار ہے

بس جائے گی آج دل میں بزمِ مصطفیٰ  
بیس آج وہ مت مستی میں ان کا پیار ہے

بس یار نے اٹھا دیئے حجاب سارے دل کے  
لذتِ آشنائی میں جھومتا سنوار ہے

اب نہیں ہے مجھ کو فکر دنیا و آخرت کی  
دل میں حسن یار ہے اور بس یار ہی یار ہے

دیوانِ گانِ شوق سے جا کے کہہ دو ذرا  
کہ چمنِ محمد میں آج خوشبوئے سرکار ہے

پی لو سب جامِ وحدت بھر بھر کے محمود  
کے پلانے والا آج خود کردگار ہے



شاہباز جو دل کے ہیں بے تاب ہوا کرتے ہیں  
مستوار ہوتے ہیں کب خراب ہوا کرتے ہیں

ترپ کے ہوتے ہیں فراق میں پارہ پارہ  
آنکھ والوں کے دل کباب ہوا کرتے ہیں

ذران اے سوزِ دل آتشِ عشق رکھنے والے  
نظر میں کسی کے جامِ شراب ہوا کرتے ہیں

دیوانے کو ہوا علم کی کیوں کر دے گا  
یہ لوگ تو خود مثل آفتاب ہوا کرتے ہیں

رہتے ہو تم جو گنتے اعمال نیک و بد  
ذرائع پر یار سے بھی حساب ہوا کرتے ہیں

دیوانہ عشق کو تو کیا سمجھائے واعظ  
یہ لوگ تو خود صاحب کتاب ہوا کرتے ہیں

دور ہیں ان کے قدر و مقام سے کتابوں والے  
فقیر ہا و ھو کا نصاب ہوا کرتے ہیں



ماہی پیارے ہم نے کشق چھوڑ دی تیرے نام  
تجھ کو پا کر چین ہے پایا ، سب کو میرا سلام

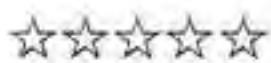
تیری قسم اے جانِ جاناں اے روحِ رواں  
تیرے حسن میں ڈوبا ایسے کہ بھول گیا ہوں رام

تیرے پیار کی خوبیوں ایسی بکھری ہے ہر سو  
تیرے نام سے صبحِ میری تیرے ہی نام سے شام

تیری باتیں ہر دم کرنا ، تیرا ہی دم بھرنا  
تجھ سے ہی میری باتیں ہوں اور تو ہی بھیجے کلام

اک کو دیکھا ، اک کو ہی چاہا ہے ہر پل ہر آن  
اس حالت میں نام کو ہم نے کر دیا گمنام

کس کی رکھو گے تم چاہت کہ کون ہے یہ محمود  
تم خود ہی خود ہو یاد رکھو نہ ہو جانا بدنام



ہم صبح جلتے ہیں شام جلتے ہیں  
لے لے کے تیرا نام جلتے ہیں

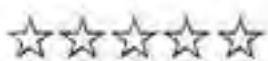
دل والے پایا کرتے ہیں مقام  
بے دل ہمیشہ ناکام جلتے ہیں

ہیں جلا دیتے کسی کو وہ درپرده  
کوئی مثل تبریز سرعام جلتے ہیں

سب نام والے تو جل گئے لوگو  
اب تو سارے بس بدnam جلتے ہیں

ان کی ذرا نوازی تو دیکھئے!  
بھیجے ہوئے میرے پیغام جلتے ہیں

اُڑ کلام قلندر ہے محمود  
جب پڑھا جائے تو کلام جلتے ہیں



جب بھی سخنی کا نام لیتا ہوں  
سب ہی پیاروں کا سلام لیتا ہوں

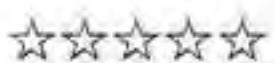
لوگ کہتے ہیں کہ انداز اچھا ہے  
کیوں نہ ہو ان سے کلام لیتا ہوں

سنور جاتے ہیں شب و روز میرے  
ہر روز جو دل میں پیام لیتا ہوں

یاد کر کے انہیں دل میں لوگو  
حضورِ قلب کا انعام لیتا ہوں

اے میرے سامنے منکر جب بھی  
نام ان کا میں سرِ عام لیتا ہوں

محبت میں ہو کے چور چور محمود  
محبت کا ہر گھری جام لیتا ہوں



بن یار کے مجھ سے اے یار رہا جاتا نہیں  
بن دیکھے یار کے پھر مجھ کو دم آتا نہیں

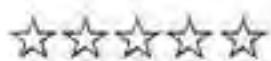
اس کے فراق میں میرا دل بڑا ویران ہے  
پر میں کیا کروں مجھ سے صرا جاتا نہیں

جب کبھی بھی ہوتا ہے ان سے میرا سامنا  
ایک بھی شکوہ میرے منہ سے کہا جاتا نہیں

ہر رنگ میں دیے تو میں کرتا سجدے تجھ کو  
پر سوائے ذات کے مجھ سے جھکا جاتا نہیں

وقت معراج تھی معراج اس معراج والے کی  
کہے خدا بن تیرے عرش کو سجاتا نہیں

وہ تو کئی بار ہے مجھ میں سماںیا محمود  
ہائے افسوس ! میں اک بار بھی سماںتا نہیں



واہ تیرے حسن کا عالم کیا ہو گا  
ہر کوئی دیکھ کر پھر پیاسا ہو گا

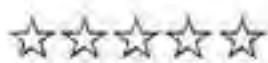
ہر اگ کو ہر بار ملے گا نیا سرور  
یوں دیکھنے کو دیکھنا بھی تماشہ ہو گا

جو دیکھتا ہو گا لپک کے تجھ کو  
اس پر تجھے رحم نہ ذرا سا ہو گا

وہ دن ہو گا تیرے حسن کے عروج کا  
اس دن تو نے خود کو کیا تراشا ہو گا

اتی لگی ہو گی بھیڑ تیرے بازار میں  
دیکھ کر شیطان کو بھی کچھ کھنکا سا ہو گا

سب وال ہوں گے وقار و مرتبے والے  
دل میں کسی کے محمود بھی انکا ہو گا



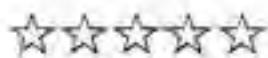
ہو گا کوئی ایک تو پیارا مست آنکھوں کا  
کرتا ہوگا وہ تو نظارہ مست آنکھوں کا

پڑتی نہیں ضرورت کفن کی دیوانوں کو  
کرتا ہے قتل جن کو اشارہ مست آنکھوں کا

مولانا کا ہے یہ کمال فنِ مصوری  
جس نے یہ عکس دل میں اُتارا مست آنکھوں کا

قسمت کا وہ سکندر ہے سارے زمانے میں  
مل گیا جس مرد کو سہارا مست آنکھوں کا

جس کی جاں نہیں ہے اپنی یار کی ہے محمود  
نہ ہو وہ کیوں پھر دلارا مست آنکھوں کا



سنگت است کی اس نے کیسے نجادی ہے  
ساغر میں رکھ کے ساجن نے خود پاہدی ہے

ہو گئے روشن میرے باطن کے بام و در  
پی کے مست نے زبردست سے لگادی ہے

جس کو پی کے لاکھراتے جاتے تھے میں نوش  
پھر بھی دوست نے کیا محبت کی جزا دی ہے

ہوتے گئے درتبچے وا معرفت کے اکثر  
ساقی نے حجابات کی شب یوں ہٹا دی ہے

دل کو مل گئی حیاتِ جاوداں یارو  
چشم یار نے خواہشِ نفس یوں دبادی ہے

ہوا جب گرویدہ ۴ حسن خدا محمود  
شوقي دیدار نے میری قسم جگا دی ہے



اے طالب ہر دم ایسا یکسو ہو جا  
کہ یار کا نقش سارا پھر تو ہو جا

دل سے سب گرا دے باطل ہتوں کو  
رکھ یار دل میں محو اللہ ہو ہو جا

رہ کر تصورِ کامل میں پیارے  
تو عرشِ معلیٰ کے رو برو ہو جا

ہر آن آنکھ میں تیرے ہو نور وحدت  
تو اہل نظر کی اک جستجو ہو جا

ہو تیری توجہ سے ایسی چمک پیدا  
تو یار کے عشق میں ایسا خوب رو ہو جا

تو نقش مٹا دے سب انگیار کے محمود  
رہ مست ساجن میں پھر ہو بھو ہو جا



رہے بھار تیرے گلشن میں خزاں نہ ہو  
کرم ہو تجھ پہ اتنا تجھ سے بیان نہ ہو

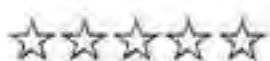
کئیں سکھ چین سے تیرے ایامِ زندگی  
رہے تو اتنا خوش کہ غم کا گماں نہ ہو

فراق میں کٹ جائیں گے دن کسی کے لیکن  
شاید اس کے لئے پہلا سا جہاں نہ ہو

گزارے تھے جو مل کر چند لمحات پیارے  
ممکن ہے دوبارہ مستی کا سماں نہ ہو

ارماں بھرے الفاظ نچاہوں کیے میں نے  
دعا ہے عمر بھر تجھے کوئی ارماں نہ ہو

تمنا ملنے کی تو ضرور رکھنا محمود  
نہ ہے رب ملاتا ہے پریشان نہ ہو



# قطعات

خوشیوں کو لئے عبید میلاد آگئی  
 عاشقِ نبی کے لب پ فریاد آگئی  
 درد و الم نے جب کیا بے چین محمود  
 رحمت نے تب پکارا تیری یاد آگئی

{}

بندے کو ہی اس نے کامل جہاں بنایا  
 لباسِ بشر کے اندر لا مکان بنایا  
 مرکبوں تجلی بنایا دل قلندر  
 محمود حسن کا اپنے مظہر انساں بنایا

لباسِ بشر میں جو مصطفیٰ تھے  
 اصل میں خدا جانے وہ کیا تھے  
 نور و بشر کا کیا چکر محمود  
 جانوں میں یہی خدا کے دربا تھے

{}

دونوں جہاں میں پتے کی ایک ہی بات ہے  
 عشقِ محمد دراصل رازِ کائنات ہے  
 ساری حقیقتیں محمود دیکھیں نجور کر  
 مضمراً بس کبریا میں مصطفیٰ کی ذات ہے

ہر لمحہ میں تیرا ہی کرم چاہتا ہوں  
 میں فقط دل میں تیرا ہی غم چاہتا ہوں  
 کل مقاموں سے آگے گذر کر محمود  
 چونے کو میں نقش قدم چاہتا ہوں

{}

دو جہاں پہ سایہ ہے سرکار کی نعلین کا  
 سب نے حسن پایا ہے سرکار کی نعلین کا  
 سب کچھ مل گیا اس دن سرکار سے محمود کو  
 سرمد جب لگایا ہے سرکار کی نعلین کا

اب آؤ کہ طالبِ دیدار بیٹھے ہیں  
 سب غرضِ شفا سے یہاں بیٹھے ہیں  
 ہیں جلوے کے سارے منتظرِ محمود  
 کب سے لئے یہ دل بے قرار بیٹھے ہیں

{}

مدینہ تو مصطفیٰ کے نور سے پر نور ہے  
 دیکھا جو مزہ یہاں کہاں وہ سزاور ہے  
 مناظرِ یوں تو بہت ہیں دنیا میں محمود  
 مدینہ پاک کے لیکن ہر ذریعے میں طور ہے

آن کے در کا گدا تو گدا نہیں لگتا  
 جب سے دیکھا نہیں کوئی اچھا نہیں لگتا  
 اس در کی عطا کا کیا ذکر کروں محمود  
 کر دیتے ہیں بادشاہ پتہ نہیں لگتا

{}

پہنچ کر جزاً مقدس میں یارو  
 بات اک ہی تو فقط سلامت تھی  
 لوگ گم تھے سب فکر قیامت میں  
 ہم کو محمود طلب قیامت تھی

بلفیں تو جناب کی خم دار دیکھی ہیں  
 آنکھیں ہر طالب کی مے خوار دیکھی ہیں  
 ان کی اداوں نے سرشار کر دیا  
 آرزوں میں اس در پہ مستوار دیکھی ہیں

{}

تصویر میں ان کے جو گذرے رات دن  
 حضوری کے وہ پیشک لمحات بن گئے  
 نور برسا جب ان کا اس دل پہ محمود  
 شکل میں اشعار کی نغمات بن گئے

ان کا پتہ نہیں نظام کیا ہے  
 جو انساں نہیں تو مقام کیا ہے  
 گر نہ چلیں محمود یہ دل کی لہریں  
 وہ شعر کیا ہے وہ کلام کیا ہے

{}

جس کی گدائی میں سارے سلاطین دیکھے  
 ۲۶ ماند اس کے سب ماہ جنین دیکھے  
 ہو جائے میسر جسے دیدار ان کا  
 وہ حیرت ہے محمود خلید برس دیکھے

جن کی ہر ادا پر قرآن بولتا تھا  
 ان کی زبان سے تو رحمان بولتا تھا  
 اتارتے نہیں تھے نماز میں محمود  
 کندھے پر ہو حسین ایمان بولتا تھا

{}

جب وہ پیارے دیکھ رہے تھے  
 تب تو یہ سارے دیکھ رہے تھے  
 تھے لوگ تو دیکھتے ہم کو محمود  
 ہم ان کے نظارے دیکھ رہے تھے

ہمیں چاہت آقا کی کیا مطلب غداروں سے  
 ملا پیار آقا کا ملی الفت پیاروں سے  
 رہا کافی اک نظارہ سرکارِ دو عالم کا  
 ہمیں محمود کیا غرض دنیا کے نظاروں سے

{}

دل کی دنیا بدل دیتے ہیں وہ  
 اک نگاہ کیمیا کے اثر سے  
 اس نے پانی نہیں ہے پھر ماں گا  
 جس کو انہوں نے گرایا ہے نظر سے

تگ نظری تو اے جاہل تیری نظر میں ہے  
در اصل تو گرفتار تن کے چکر میں ہے  
دیکھ تو ان کی شان غارِ حرا پہ چڑھ کے  
خود سمجھے گا کتنا فرق نبی بشر میں ہے

{}

میرے نبی نے مجھ کو اتنا شعور بخشنا  
علم رموز دے کے میرے دل کو نور بخشنا  
دے کر محمود مجھ کو اپنی تجلیات  
میری جان کو پھر ترالا سردار بخشنا

عظمت تمام تر تو سرکار کے لئے ہے  
 دو عالم کا وجود دیدار کے لئے ہے  
 عصیاں سے اپنے بہت گھبرا�ا محمود  
 آئی ندا یہ رحمت گنہگار کے لئے ہے

{}

میرے خیال کے دل میں اک یادگار بھی ہے  
 ہے وہ مجھے پیارا اسے یہ اقرار بھی ہے  
 اس کی یادیں اس کی ادائیں تنگ کرتی ہیں  
 رہتا ہے وہ پاس محمود آنکھ پھر اشک بار بھی ہے

ہر دل پر احسان ہے پیارے صدیق<sup>®</sup> کا  
 مہمان بڑا ذیشان ہے پیارے صدیق<sup>®</sup> کا  
 گھر آپ کے جب پڑ گیا قدم نبی محمود  
 اس وقت سے کل جہان ہے پیارے صدیق<sup>®</sup> کا

{}

اسلام میں بڑا مقام پیارے عمر<sup>ؐ</sup> کا ہے  
 اس جہان میں بڑا نظام پیارے عمر<sup>ؐ</sup> کا ہے  
 بھاگتا ہے شیطان عمر<sup>ؐ</sup> کے نام سے محمود  
 ابلیس کو خوب لگام پیارے عمر<sup>ؐ</sup> کا ہے

داما بھی ہیں اور پیار بھی ہیں کیا شان ہے عثمان<sup>ؓ</sup> کی  
دونور والے اور پیار بھی ہیں کیا شان ہے عثمان<sup>ؓ</sup> کی  
روشنی دی جن کے گھر کو سرکار<sup>ؒ</sup> نے محمود  
بے مثل گل ہیں لگزار بھی ہیں کیا شان ہے عثمان<sup>ؓ</sup> کی

{}

تمھارے نام کو بیان کی تمہید کرتا ہوں  
آجاتے ہو نظر جب تم تو عید کرتا ہوں  
پکاروں گا لحد میں علی<sup>ؑ</sup> علی<sup>ؑ</sup> محمود  
حیدر<sup>ؒ</sup> کے نعرے سے قسم سعید کرتا ہوں

مذینہ کی گلیوں میں علیؑ کی خوبیوں دیکھی  
ڈھونڈتی ہوئی رحمت گناہگار کو ہر سو دیکھی  
مانتے نہیں چند لوگ علیؑ کو اگر محمود  
علیؑ کی مدد مگر میں نے روپررو دیکھی

{}

یا علیؑ علیؑ جب بھی پکاروں  
میرے دل کو تسلی ہوتی ہے  
دل میرا منور ہوتا ہے  
جب ان کی تحملی ہوتی ہے

ہے وہ نماز جو ان کی جناب پڑھتے ہیں  
 ورنہ پڑھنے والے بے حساب پڑھتے ہیں  
 دل زندہ تو قبول ہو گیا محمود  
 مردہ دل پر ہر دم عذاب پڑتے ہیں

{}

ویسے تو زمانے میں بڑے صنم آئے ہیں  
 آئے تو بہت مگر آپ جیسے تو کم آئے ہیں  
 لیکن جو فائے ذاتِ علیٰ ہوا محمود  
 اس کے پاتھ پھر تو لوح و قلم آئے ہیں

نامِ علیؑ سن کر گر چھرے پہ ملال آئے  
 پھر جان لے منکر تیرے ایماں کو زوال آئے  
 رہتا ہے جو اب بھی آستانہءِ محمدؐ پر  
 اس جیسا تو دوسرا نہ دنیا میں ہلال آئے

{}

جو مرتضیؒ سے پھرا خارج اسلام ہوا  
 عزتیں ساری گئیں ایسا بدنام ہوا  
 جو علیؑ کا دل سے طالب بن گیا محمودؓ  
 رتبہ ایسا ملا کہ سب کا امام ہوا

مشکل ہو تو حیدر سے سوال کرتے ہیں  
 وہ رد کر کے مشکل کو کمال کرتے ہیں  
 منکر کو کر کے وہ جہہ تنغ محمود  
 یوں کافر کی طبیعت بحال کرتے ہیں

{}

عاشقِ ایں بیت تو مثلِ پھول لگتا ہے  
 گستاخِ آں تو گندگی کی دھول لگتا ہے  
 کر کے دشمنِ رسول کے گھر سے محمود  
 نبی کا کچھ نہیں لگتا فضول لگتا ہے

بکھرا ہوا ہے دنیا کے چکروں میں  
 اہل بیت کا دامن چھوڑا ہے بھول سے  
 جس کو نہیں چین کسی وقت بھی میر  
 نسبت کو اپنی جوڑ لے آل رسول سے

{}

توحید کا ترانہ ہے گایا حسینؑ نے  
 دینِ مصطفیؐ کو ہے بچایا حسینؑ نے  
 سب سناتے ہیں مسجد و محراب میں  
 نیزے پر چڑھ کے قرآن سنایا حسینؑ نے

یہ خبر تو محمود اس بے خبر کے لئے ہے  
 کہ جس نامزاد کی حیات گھر کے لئے ہے  
 جس نے لٹا دیا دین کی خاطر اپنا گھر  
 جنت تو اس علیؑ کے پر کے لئے ہے

{}

وہ مہبدی نور کا شعلہ جب جلوہ نما ہو گا  
 وہ فرزندِ علیؑ ہو گا نورِ مصطفیٰ ہو گا  
 ملے گی فتحِ عالم میں اسے چانہے والوں کو  
 بدل دے گا باطل کو ایسا باخدا ہو گا

میں تو فقط عاشق غوثِ جلیٰ ہوں  
 صد شکر کہ بندہ مولا علیٰ ہوں  
 تجھ کو نہیں میری حقیقت کی خبر  
 فناۓ محمد ہوں مست ازلی ہوں

{}

دلوں میں رہتا ہے وہ دلگیر بھی ہے  
 بڑا صاحب تصرف دشمن بھی ہے  
 ملا دلتا ہے نظر سے ربِ محمود  
 پیر تو ہے مگر پیروں کا پیر بھی ہے

دوری بچپال سے میں سہہ بھی نہیں سکتا  
مشکل ہے جانا میں رہ بھی نہیں سکتا  
لبریز ہوا دل ان کے عشق سے محمود  
ستی کے سب راز میں کہہ بھی نہیں سکتا

{}

ہم نے ہر ولی سے پیار سدا مانگا ہے  
مانگی اور کوئی شے نہیں خدا مانگا ہے  
مل چائے یارب مجھ کو میری طلب محمود  
کوئی بھی نہیں اور اس کے سوا مانگا ہے

ابھی مقامِ فقر کے نشاں باقی ہیں  
 ابھی محبت کے سارے جہاں باقی ہیں  
 قائم ہے ابھی تک حکومت رسول کی  
 ابھی آل رسول کے گھستاں باقی ہیں

{}

قلندر وادیء فقرا میں رہتا ہے  
 آقا کے سایہء ردا میں رہتا ہے  
 رہتا ہے ہر دم قرب کبریا محمود  
 کہ آستین غوث الورثی میں رہتا ہے

مستوار تو توحید پرست ہوتے ہیں  
 رہ کر ہستی میں یہ خدا مست ہوتے ہیں  
 فنا یہ ہو جاتے ہیں خود سے لیکن  
 یہ محمود لوگ تو زبردست ہوتے ہیں

{}

مستوار ہوں کچھ ایسا معیار رکھتا ہوں  
 ذکرِ رب سے دل کو تیار رکھتا ہوں  
 ہے اپنا ناطہ عشق کی ندی سے محمود  
 دل میں نفرت نہیں بس پیار رکھتا ہوں

زمانے کا ہر فرد جس سے سنبھلتا ہے  
 نہ جانے کیوں زمانہ اس سے جلتا ہے  
 حصے میں قسمت والوں کے یہ راز محمود  
 میں نوش کوئی میخانے میں مجلتا ہے

{}

خدا کی بات کو سدا سنا کے کرتا ہوں  
 پرکھ کے ٹھوک کے اور بجا کے کرتا ہوں  
 مجھے ہرگز نہیں آتی دو رنگی محمود  
 قلندر ہوں گرج کے بتا کے کرتا ہوں

میرے اس بیاں کا عنوان تم ہو  
 تم میں فنا ہوں میرا نشان تم ہو  
 کر دیا بے خود نظرؤں نے تمحاری  
 محمود اب اپنے دونوں جہان تم ہو

{}

خود کی لفظی کر لو اشتات میں خدا ہو گا  
 بزمِ لامکاں ہو گی رہبرِ مصطفیٰ ہو گا  
 دنیا میں نظر آئے ہر سو ریخ یارِ محمود  
 آنکھ کھلے گی باطن کی خدا جلوہ نما ہو گا

اک چہرہ خوبرو ہے اور ہم یہی دوستو  
 حسن یار رو برو ہے اور ہم یہی دوستو  
 ذوقِ مستی محو بھال ہو گیا محمود  
 اب یار ہی ہو بھو ہے اور ہم یہی دوستو

{}

سمندر کے سینے میں تیرا عکس دیکھا  
 پلٹ کر خود میں نہ اس کے بر عکس دیکھا  
 تواجد میں تو سارے تھے انسان محمود  
 مگر جن و ملائک کا بھی رقص دیکھا

کبھی نہ عمل پر کرو انحصار  
 ہر دم عاجزی کو کرو اختیار  
 عمل جب بڑھے گا حد سے محمود  
 دنیا تو کیا ہے خدا ہو گا یار

{}

اللہ جس حال میں رکھے بھلا رکھتا ہے  
 بنا کے بے خود تو سب سے جدا رکھتا ہے  
 دینا ہو جس کو تو نے اپنا عشق محمود  
 ازل سے ہی اس کو اپنا بنا رکھتا ہے

بھی کرتا ہے تیری ہر ادا بیان کروں میں  
 ہر جا نظر آتے ہو جدھر دھیان کروں میں  
 جب گھبرا جاتا ہوں غم زمانہ سے محمود  
 تم ہوتے ہو میرے پاس جان قربان کروں میں

{}

جن کے نیندن میں بیا سمائے ہوتے ہیں  
 دل کے دیپ انہوں نے جلانے ہوتے ہیں  
 ان کے مقدر کا حال کچھ نہ پوچھو محمود  
 رہ کر اپنوں میں بھی وہ پرانے ہوتے ہیں

روح ان کی نظر سے قرار پا گیا  
 رمز پائی نور کی اسرار پا گیا  
 وصل ہوا ذات کا اس ذات سے محمود  
 قرب پایا یار کا اور پیار پا گیا

{}

تو اگر دیکھتا ان کو نہ شکوہ کرتا  
 ہر سانس میں ہر آہ میں ان کا دم بھرتا  
 بھول جاتے تجھے سارے دنیا کے حسین  
 محمود ایک ہی دیدار میں اس در پر مرتا

تیرے بغیر بولنا گوارا نہیں کرتا  
 تیرے سوا کسی کو پکارا نہیں کرتا  
 اپنے ساتھ تجھے دیکھتا ہوں میں ہر مشکل میں  
 محمود سے تیرا کرم کنارا نہیں کرتا

{}

پاتا ہے جو رہبر کے لفظوں کے معانی  
 اہل نظر اسے درد کا امام کہتے ہیں  
 بنا ساغر کے جو چڑھ جاتی ہے محمود  
 دل والے اسے ناظروں کا جام کہتے ہیں

تب سینے میں جلن ہوتی ہے  
 جب ان کی ہی لگن ہوتی ہے  
 شب بھر رہتا ہے وضیان ان کا  
 جان بھی جان میں مگن ہوتی ہے

{}

نگاہ ناز جب وہ تبسم سے اٹھا دیتے ہیں  
 نہ جانے کتنے دلوں پر بجلی وہ گرا دیتے ہیں  
 جب جوش میں آجائے وہ بحرِ محبت محمود  
 جتنے دل ہوں سب کو کعبہ ہی بنا دیتے ہیں

کچھ لوگ دیکھ کر بھی نایئن ہوتے ہیں  
 تنگ نظر ، بد نیت ، کمینے ہوتے ہیں  
 خود جیسا ہی سمجھتے ہیں فقیر کو  
 ہر وقت فقیر تو مدینے ہوتے ہیں

{}

بھول کر کم ظرف کبھی اُ نہیں سکتا  
 یہ درست ہے اسے بجا نہیں سکتا  
 ملتی ہے یہاں عزت سب کو محمود  
 کمینے کبھی عزت بنا نہیں سکتا

گر میری زبان سمجھ نہ ۲ سکے تجھے  
 تو اس میں قصور تیری اپنی عقل کا ہے  
 ہیں پاتے یہاں تو اشارے سے محمود  
 یہ فرق اے دوست مگر اپنی اصل کا ہے

{}

ہر ایک سے تعلق ہم جوڑا نہیں کرتے  
 ہو جائے نسبت پھر توڑا نہیں کرتے  
 کچھ اپنا بھی ہے انداز الگ سا محمود  
 ہم چھیرتے نہیں پر چھوڑا نہیں کرتے

محبت پر میری تجھے اعتبار نہیں  
 صاف ظاہر ہے کہ تجھے پیدار نہیں  
 چاہت کرے لاکھ کسی اور کی تو  
 کہیں بھی میرے بغیر تجھے قرار نہیں

{}

اتنا ہے حسیں تو کہ کہیں تیرا بدل نہیں  
 دیکھے تو مجھے میں نہ دیکھوں یہ عدل نہیں  
 تمہارے عشق میں جو گرتا ہو ترپ ترپ کے  
 کہتے ہیں اسے وہ محمود کہ یار سنجھل نہیں

مجھ سے ملنا ہے تو بے نقاب ملو تم  
 میں تو یقیناً کوہ طور نہیں ہوں  
 میں نے ساری عمر بے صرف چاہا تجھ کو  
 میں محمود متلاشی، حور نہیں ہوں

{}

تیرے جلوؤں کو دل میں آباد رکھوں گا  
 میٹھی تیری آواز سے دل شاد رکھوں گا  
 تیرے پیار کی چھوار سدا رہے محمود  
 ساجن تم یاد رکھنا تمہیں میں یاد رکھوں گا

اک چہرہ ہے جو مجھ کو سدا یاد رہے گا  
 دل جس کے لئے مائل ہے فریاد رہے گا  
 وہ بے شک کہیں بھی چلا جائے محمود  
 دیکھے گی دنیا دل میں وہ آباد رہے گا

{}

میری محفل کی رونق اک حسیں انسان تھا  
 میری راحت تھا میرا سارا وہ جہان تھا  
 جاتے ہوئے قلب و جگہ لے گیا محمود  
 باقی کچھ بچا نہیں بس اتنا سامان تھا

کوئی چہرہ دور دور تک نظر نہیں آتا  
 جس لمحے وہ پاس نہیں ہوں صبر نہیں آتا  
 پھرتے رہتے ہیں میرے خیالوں میں محمود  
 دیکھوں میں نہ جب سینے میں جگر نہیں آتا

{}

بے درد بھی آشنا کبھی ہوا کرتے ہیں  
 دل کو لگے جب چوت تجھی ہوا کرتے ہیں  
 من میں گھر کسی کا ہوتا ہے محمود  
 چہروں کے حسیں تو سبھی ہوا کرتے ہیں

کچھ لوگ بھی اتنے ہی حسین ہوتے ہیں  
 کہ ان جیسے نہ اور کبھیں ہوتے ہیں  
 دل میں بیٹھ جاتے ہیں دھرکن کی طرح  
 اس جہاں میں کچھ نازنیں ہوتے ہیں

{}

وہ جاتے ہوئے آنکھوں میں نم دے گیا ہے  
 دو دن کا نہیں عمر بھر کا غم دے گیا ہے  
 تم لکھتے رہو حیات بھر بھر کو محمود  
 اک ایسی جدائی کی وہ قلم دے گیا ہے

گھری قیامت کی شدید ہوتی ہے  
 مجھے جس لمحے ان کی دید ہوتی ہے  
 جب بھی آئے خیالوں میں وہ نمورت  
 تبھی محمود اپنی تو عید ہوتی ہے

{}

جو بارگاہِ اعلیٰ سے اعزاز رکھتے ہیں  
 ہر رنگ میں ہر رنگ کی پرواز رکھتے ہیں  
 نہ شناسائی ہو جس کو یار کی محمود  
 وہ گفتگو کا سلسلہ پھر دراز رکھتے ہیں

کسی کا دل ہم توڑا نہیں کرتے  
 پکڑ لیں دامن چھوڑا نہیں کرتے  
 نہیں ہر اک سے دوستی اچھی محمود  
 بے دل سے دل کو جوڑا نہیں کرتے

{}

کسی کو تو لگے شراب کسی کا یہ پانی ہے  
 کسی کا آنسو ملے کسی کی ملتی جوانی ہے  
 مست ہو کوئی پی کہ کوئی ہو خراب محمود  
 کسی پہ قہر خدا کسی پہ مہربانی ہے

جس کے لئے نصیحت ہو بے سود  
 اس کو کیا پھر سمجھائے محمود  
 گر جانے بندہ کہ ہے اندر کون  
 ہے کہتا قلندر یہی ہے معبد

{}

مجھے صد حیرت ہے سب ایسے نوجوانوں پر  
 بات میری رہ جاتی ہے جن کے کانوں پر  
 سمجھے لیتے گر میرے درد دروں کو  
 اڑان ہوتی محمود ان کی آسمانوں پر

کشتگانِ عشق میں دیے بھی دم نہ تھا  
 دیکھنا لیکن محمود ان کا بھی کم نہ تھا  
 پارہ پارہ کر گئی ان کی نگاہِ ناز  
 خاکی کو خاک ہونے کا ذرہ بھی غم نہ تھا

{}

عاشق کی کوئی دوائی نہیں ہوتی  
 جلے ہونے کی اور تباہی نہیں ہوتی  
 عاشق تو ہوتا ہے مکینِ دل یا رِ محمود  
 عاشق کی کوئی اور خدائی نہیں ہوتی

وہ جو کہتا تھا کسی سے نہیں تعلق اپنا  
 وہ اب ملتا ہے کسی سے آشنا کی طرح  
 جو آتے ہیں نظر پیار کے پہاڑ محمود  
 وہ بکھر جاتے ہیں ہوا میں ہوا کی طرح

{}

تب سے اب تک مجھے سکوں نہیں ملتا  
 پھرتا ہوں ڈھونڈتا جنوں نہیں ملتا  
 چوری کھانے والے لاکھ ملتے ہیں محمود  
 ہے افسوس یہ کہ مجنوں نہیں ملتا

رازِ ادب گر بندے پر عیاں ہوتا  
 مطلوب پھر نہ بندے سے نہیاں ہوتا  
 منزل کو پا لیتا یہ بے شک محمود  
 کرتا آنکھ بند اور ظاہر جہاں ہوتا

{}

کلامِ قلندر کا ہر ایک لفظ  
 آفتاں عالم عرفان ہے  
 جامِ جشید کی مانند محمود  
 رموزِ گھل کا گھل جہاں ہے

اشعار کی بھی اپنی ہی رفتار ہوتی ہے  
 عالمِ وجدان کی یہ گفتار ہوتی ہے  
 اوروں کا تو پتہ نہیں مجھ کو محمود  
 بیٹھوں میں لکھنے تو سامنے سرکار ہوتی ہے

{}

ہر وقت اُس رحمت کا پرچار کر رہا ہوں  
 ہے وقت کب مقرر لگاتار کر رہا ہوں  
 اشعار ہیں بنتے ہڑے شوق سے محمود  
 مستی کے اندر ان سے گفتار کر رہا ہوں

اپنے اپنے انداز میں سمجھی لکھتے ہیں  
 ہو جائے جب تماشا ہم جبھی لکھتے ہیں  
 سب لکھ کے کرتے ہیں تخيّل کو عیان  
 ان کے اثر سے محمود فی البدیہہ لکھتے ہیں

{}

لکھنے پر آؤں تو میں اس قدر لکھ دوں  
 درد دل لکھ دوں درد جگر لکھ دوں  
 بھر گئی ہے لکھ لکھ کے میرے دل کی کتاب  
 اب بتاؤ تم قصہ جوانی کدھر لکھ دوں

تیرے پاس کتابیں ہیں تدبیر نہیں ہے  
 تیری بیاض میں غافل اکشیر نہیں ہے  
 کرتا ہے بڑے شوق سے وعظ و نصیحت  
 تقریر ہے تیرے پاس تاثیر نہیں ہے

{}

کچھ لوگ ہم میں نقص Find کرتے ہیں  
 ہم بات کر دیں کھری Mind کرتے ہیں  
 بات ان کی بن جاتی ہے محمود  
 جو مست چینی Blind کرتے ہیں

جب شعر لکھتے ہو میرے تو صاف لکھنا  
پر درد میرے اشعار بیس انصاف لکھنا  
ہے سایہ ان پر میرے مرشد کا محمود  
اور چڑھا ان پر ان کا یہ غلاف لکھنا

{}

پہلے لکھتا تھا شاہد اب سیف لکھتا ہے  
میرے پر درد فسانے اور کیف لکھتا ہے  
جلتے بیس جو لوگ میرے نام سے محمود  
انکی بد نصیبی پر صد حیف لکھتا ہے

الله کے کرم سے یہ مشن دو بالا ہو گا  
 الله کے ذکر سے ہر دل میں اجالا ہو گا  
 رحمت سے بھرے جھونکے آئیں گے مدینے سے  
 مشن قلندر کا ہر مشن سے اعلیٰ ہو گا

{}

ایں بیت کا اس مشن پہ سب کرم ہے  
 میرے سامنے ہر وقت ان کا حرم ہے  
 جناب پنج تن کا خاص یہ فیض ہے محمود  
 کہ ہر بھرم سے اوچا اب اپنا بھرم ہے

بکھرے ہوؤں کو اک رنگ دینے چلے ہیں  
 بھکلے ہوؤں کو اک سنگ دینے چلے ہیں  
 اپنے دل رنگ کے محبت میں ہم محمود  
 مسلم کو پیار کا اک ڈھنگ دینے چلے ہیں

{}

مشنِ محبت سے زندگی کو کمال ملتا ہے  
 طالبِ خدا کو خدا کا جمال ملتا ہے  
 ملتے ہیں حسن طیب کے نظارے محمود  
 نظرِ حیدرؒ سے ہر مشکل کو زوال ملتا ہے

جس کو ملی ہے متنی درِ مستوار سے  
 وہ باخبر ہوا رموز و اسرار سے  
 ہے جس کے دل میں بغرض قلندر کے حال کا  
 وہ رد ہوا محمود پھر خاکی دربار سے

{}

بغیر قلندر کے زمانے میں  
 کسی کو بھی جنوں نہیں ملتا  
 مل جاتے ہیں بڑے گھر لوگوں کو  
 پر محمود ان میں سکون نہیں ملتا

چاشنی نہیں ہے ذوق کی ان کے سینے میں  
 دیکھی بے رنگی خوب ان کے قرینے میں  
 حضوری کی خوشبو سے یہ محروم ہیں محمود  
 پڑھتے ہیں جب کہ ہر نماز مدینے میں

{}

کچھ لوگ اگرچہ کابل ہیں علم کی باتیں کرتے ہیں  
 بے عمل ہیں اور کابل ہیں علم کی باتیں کرتے ہیں  
 چھوڑ دیا محبت کو اخلاص سے خالی اس قدر  
 بس منافقت پر مائل ہیں علم کی باتیں کرتے ہیں

جو طبیب نہیں اس کا پیار نہ بن  
 سب صیاد ہیں کسی کا شکار نہ بن  
 ہے جس کی فطرت میں خون پینا محمود  
 اس جلاد کا پیارے پیار نہ بن

{}

بے وجہ اے دوست کب یہ فقیر لکھتا ہے  
 ضمیر کا حال روشن ضمیر لکھتا ہے  
 اب آگیا ہے دورِ جدید محمود  
 ملا بھی اب ساتھ نام کے پیر لکھتا ہے

علمائے حق تو ہیں بیشک قابل قدر  
 علمائے کرپٹ کو میں کیسے کروں قبول  
 ایک تو ہیں عالم با شرع با عمل  
 دوسرے تو نہیں ان کے پاؤں کی بھی دھول

{}

عرس کا بھی اپنا ہی معیار ہوتا ہے  
 ہر بندہ یہاں آنے کو تیار ہوتا ہے  
 بزم میں سرکار کی سب چلے آتے ہیں  
 فقیر کا جو سب سے پیار ہوتا ہے

محبت بھری رات ہے رات ہے شب رات کی  
 مودت بھری بات ہے رات ہے شب رات کی  
 ہماری تو ہر رات بیکار رات تھی محمود  
 حضورؐ کی سوگات ہے رات ہے شب رات کی

{}

سرکارؒ کی نظر امت پہ شب رات کی شب  
 گنگا در کی نظر جنت پہ شب رات کی شب  
 صدقے سرکارؒ کے کیا کیا نہ پایا محمود  
 بد نصیب کو ہے ناز قسمت پہ شب رات کی شب

مستوارم مے خوارم بندہ بوتراب  
 غیر حاضر از وجود حاضر در آں جناب  
 آں به روشن است زنور از لی محمود  
 قلب من روشن گشت ز آں نور آفتاب

{}

گر ایں کتاب را جمال است  
 سراسر قلندری کمال است  
 صاحب دل داند ایں راز را  
 بے عقل را دانستن محال است

مکانی ہوں کہ آزادِ مکاں ہوں  
 جہاں میں ہوں کہ خود سارا جہاں ہوں  
 وہ اپنی لامکانی میں رہیں مست  
 مجھے اتنا بتا دیں میں کہاں ہوں

(اقبال)

# رباعیات

ہم تو فقط انہی کا دم بھرتے ہیں  
 ہر دم مرے آقا کرم کرتے ہیں  
 مجھ پر نظرِ رحمت ہے ان کی محمود  
 اُس نگاہِ عشق سے عذاب ملتے ہیں

{}

مجھے تو جہاں جہاں نظر آتا ہے  
 وہی لاهوت لا مکاں نظر آتا ہے  
 کبھی کبھی حسن و جمال لیے محمود  
 مجھے اندر کسی انساں نظر آتا ہے

سرکار کی جو نعلیں ہے  
 میرا وہ نصب اعین ہے  
 جس کا بننے سر کا تاج  
 محمود وہ شہہ شفیلین ہے

{}

کبھی حسن میں تو کبھی نور میں  
 کبھی غار میں تو کبھی طور میں  
 جلوہ اک ہی تھا پہاں محمود  
 چھپا رکھا ہے ذات حضور میں

سرکار لے کر پھر بہار آگئے  
 غم کو بانٹنے غم خوار آگئے  
 سب کو سنا دو یہ مژده محمود  
 بن کر سراپا وہ پیار آگئے

{}

ان کی سرکار میں بھیز تھی پر کرم بھی تھا  
 مجو اتھا لوگ تھے میں تھا حرم بھی تھا  
 لکھتے جاتے تھے ہر اک کا مقدر محمود  
 جان عالم کے پاس لوح بھی تھی قلم بھی تھا

امید ہے سرکار کی نظر دوبارہ ہو گی  
 نگاہ جو اٹھ گئی عمر کا کفارہ ہو گی  
 کرم جس دن وہ دل پ کر گئے محمود  
 مری پھر ذات اس ذات کا نظارہ ہو گی

{}

حقیقت میں عجب مقام رکھتا ہوں  
 محبت کے شہر میں قیام رکھتا ہوں  
 منافق کو نہیں کوئی جرأت محمود  
 سیف حیدر میں بے نیام رکھتا ہوں

مملک کا میں مستوار ہوں  
 علیؑ کا میں حب دار ہوں  
 میرے طبیب یہی وہی  
 ان کی نظر کا شکار ہوں

{}

تیرے جلوؤں میں یا علیؑ واہ تماشا دیکھا  
 جو دل کی آنکھ کھلی رب کو واں پچھا دیکھا  
 پاگیا جب راز اللہ و محمدؐ کا محمودؐ  
 میں نے پھر فقط حیدرؒ کا سراپا دیکھا

ہر اک کے لئے ہیں صرف مشکل کشا علیٰ  
 وہ نہیں ہیں خدا لیکن ہیں با خدا علیٰ  
 مشکل ہوئی روں پکارا جب انہیں محمود  
 یا مظہر العجائب یا مرتفعی علیٰ

{}

حسینؑ کو الحمد کی تفسیر دیکھا ہے  
 حسینؑ کو حیدرؒ کی تصویر دیکھا ہے  
 دیکھا تھا جو خواب سرکارؒ نے محمود  
 حسینؑ کو اس خواب کی تعبیر دیکھا ہے

روح عاشقانِ جانِ صاحبِ کعبہ تو سین  
 ایمانِ مومناں اور ہیں مقصودِ شفیلین  
 محمودَ اس حدیث پر سب ختم ہوئے مقام  
 الحسینِ من و آنا من الحسین

{}

نورِ محمدؐ کا جو تھے چدائی جلانے والے  
 سمجھیں انہیں کیا یہ کم عقل زمانے والے  
 عشقِ خدا میں سب کچھ لٹا دیا اپنا محمودَ  
 سارے چان لو وہ تھے محمدؐ کے گھرانے والے

سلطنت تو پنج تن کے در سے ملی ہے  
 شوکت دنیا و دیں اس گھر سے ملی ہے  
 توحید و رسالت کی شناخت بھی محمود  
 فاطمہ کے بے شک اک گوہر سے ملی ہے

{}

اب بھی حسینت کے چشمے التے ہیں  
 پھر بھی کہیں کہیں یزید پلتے ہیں  
 ہیں جن پر رشک کھاتے ملائکہ محمود  
 پر یہ بدنصیب خارجی ان سے جلتے ہیں

جب سے دل میں دربار دیکھا ہے  
 دل کو شہرِ مصطفیٰ دیکھا ہے  
 تم کو حال کیا سناؤں محمود  
 خود سے نکل کر خدا دیکھا ہے

{}

نہ کر تو تلاش واعظ کو  
 نظر رکھ اپنے اندر پر  
 چھوڑ سب بتان باطل کو  
 رکھ تو توجہ قلندر پر

محب کب محبوب کے سوا دیکھتا ہے  
 وجود سے نکل کر خدا دیکھتا ہے  
 رسم پر رہ گئے عبادت گزار لوگ  
 فناۓ یار، یار میں بقا دیکھتا ہے

{}

تب آنکھ میں اشکوں کی اڑی ہوتی ہے  
 جب آنکھ کسی سے اڑی ہوتی ہے  
 ہے وصال تو ماں بھاراں محمود  
 جدائی قیامت کی گھڑی ہوتی ہے

مجھے تو اپنی شراب دے دے  
 محبتوں کو تو شباب دے دے  
 رہوں گا تجھ بن میں میں دور کب تک  
 ذرا تو ساجن جواب دے دے

{}

میری ہر دھن ہی تجھ بن ادھوری ہے  
 میں نے ہزار ساز بجا کہ دیکھا ہے  
 تیرے بغیر خوشی بھی غم ہے محمود  
 میں نے کئی بار بھلا کہ دیکھا ہے

اُس حسن کو جو دیکھتا لگتا رہے  
 کب اسے ناداں سجدہ یہ درکار رہے  
 اس کی محمود کوئی نہیں ہے قضا  
 وہ نہیں تارک وہ تو گرفتار ہے

{}

اس طرح اپنی ادا سے پابند کر گئے  
 اک غیب کی بس صدا سے پابند کر گئے  
 ویسے تو آتا نہیں محمود فریب میں  
 مجھ کو میری وفا سے پابند کر گئے

نگاہ تیرے حسن کی پیاسی نظر آئی  
 بنائ تیرے ہر شے پہ اداسی نظر آئی  
 نہ پاکر سامنے دلشین کو آج اے محمود  
 ملاقات کی دل میں تمنا سی نظر آئی

{}

رموز کی جو اک کتاب دیکھی  
 دور اس سے دنیا جناب دیکھی  
 مٹا دے ہستی کو ایک پل میں  
 محمود وہ اپنی شراب دیکھی

دارا تلاش کر نہ سکندر تلاش کر  
 دریا نہیں عشق کا سمندر تلاش کر  
 بکھرا ہوا ہے تو ظاہر کے جہاں میں  
 من میں ڈوب کر اپنے قلندر تلاش کر

{}

میں جب سے تیرا آشنا ہوا  
 پھر خود سے میں لاپتہ ہوا  
 جب یار کا درشن محمود ہوا  
 پھر دل میں ظاہر وہ خدا ہوا

دل میں تجھے سجائے رکھتا ہوں  
 اپنی میں بات بنائے رکھتا ہوں  
 تیرے حسن میں ازل سے ہوں فنا  
 محمود زخم یا پرائے رکھتا ہوں

{}

ہم تو لاہوتی کلام رکھتے ہیں  
 ان کے قلندرؤں میں نام رکھتے ہیں  
 کچھ نہیں بگڑتا ہمارا محمود  
 ہم تو محمد کا نظام رکھتے ہیں

کسی نے سب کچھ حرم میں دیکھا  
 کسی نے سب کچھ بھرم میں دیکھا  
 بس اک قلندر کا دعویٰ ہے یا روا  
 کہ میں نے سب کچھ کرم میں دیکھا

{}

جو دلدار کی باتیں کرتے ہیں  
 وہ پیار کی باتیں کرتے ہیں  
 جو ناط جوڑیں اک سے محمود  
 وہ ہزار کی باتیں کرتے ہیں

جو ان کے حضور میں رہتے ہیں  
 وہ پھر تو سورہ میں رہتے ہیں  
 مئی دل کی ہے ظلمت محمود  
 دم بِ دم وہ نور میں رہتے ہیں

{}

اچھے چہروں کے لئے مسکراہٹ ضروری ہے  
 رقیب نظر کے لئے سرسراہٹ ضروری ہے  
 تقاضا ہے پیار کا میں نہیں کہتا محمود  
 چانہے والے کے لئے گھبراہٹ ضروری ہے

عجب محبت کا اشتیاق ہوتا ہے  
 وصل ہوتا ہے یا پھر فراق ہوتا ہے  
 نظر آئیں اگر لاکھ حسین محمود  
 یار تو ماہی کا مشتاق ہوتا ہے

{}

ہر سمت پھیلا ہوا اک جلال ہے  
 سامنے منکر کی کیا مجال ہے  
 ہر رنگ دیسے تو ہے اس میں محمود  
 یہ مگر صرف لال نہیں تیز لال ہے

جب دیکھا جوش سمندر کا  
 سب بدلا حال ہے اندر کا  
 اب گونج اٹھا یہ شور محمود  
 پھر آیا دور قلندر کا

{}

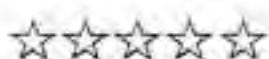
پیار سب سے کرنا ثواب ہے یارو  
 پیار اک عطاۓ جناب ہے یارو  
 محبت کا جو بندہ بننا محمود  
 غیر کا اس کے خانہ خراب ہے یارو

جو دلبر کو پسند ہوتے ہیں  
 وہ قسم کے بلند ہوتے ہیں  
 چھوڑ کر میخانہ ۷ یار کو محمود  
 کچھ نہیں ہوتے وہ گند ہوتے ہیں

{}

غلط کو غلط کہتے ہیں  
 غلط کو ٹھیک کہتے ہیں  
 دوست کو صحیح کہتے ہیں دشمن  
 دشمن کو رفیق کہتے ہیں

ہمیں گرمی میں ٹھنڈک نہیں چاہیے  
 ہمیں کرم ان کا آندک نہیں چاہیے  
 باسی ہیں ہم بلند فضاؤں کے محمود  
 ہمیں چلے کی خندق نہیں چاہیے



# متفرق

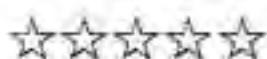
# آرزو

اک آرزو تھی  
 دل میں رہ گئی  
 بس دل ہی دل میں  
 اُس لامکاں کے مکیں نے  
 دی جب  
 دل سے صدا  
 کہ چھوڑ دے تو  
 سب تمنا بھیں اپنی  
 کہ صرف تو

اک

جستجو میری

جب اس جستجو کا چھل  
مل جائے گا تجھ کو  
برآئیں گی  
خود مخدود  
تیری سب تمنا بھیں  
محبوب کی مرضی کا یہ راز  
عجب دیکھا  
کہ پایا جس نے اس کو  
زمانے بھر کے سکھ اس کے گھر آئے



# پھول اور خوشبو

اک پھول کو جب

دیکھا میں نے

سونگھا اور یہ احساس ہوا

کتنی پیاری سچی خوشبو

رچی لسی ہے اس میں

میرے احساس نے

جب بار بار

کھٹکھٹایا

میرے دل کے دروازے کو

بصیرت نے میرے دل کی  
گل اور بوئے گل کی  
حقیقت کو یوں پایا  
کہ سر عام بول رہی ہے

یہ  
خوشبو اس گل کی  
میں عاشق ہوں

اور  
یہ میرا معشوق ہے  
جس جس چمن میں

ہوتا ہے یہ نمودار

میں پہنچتی ہوں

وہیں لگاتار

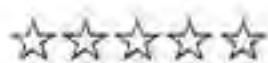
کہ اس کی جدائی سے

میرا دل بے زار رہتا ہے

کیونکہ

میرے اس دل میں

اس ساجن کا پیار رہتا ہے



# اشعارِ مستوار

وقت رخصت تیرا رونا مجھے یاد ہے اب تک  
تیرے آنسو چکتے ہوئے موتی کی طرح تھے

{}

میرے آنسو میری تڑپ اور میرے جذبات  
یہ سب حسین تھے بیس اے صنم تیرے لیے

{}

کسی کو دم ہوتا ہے کسی کا دم نکلتا ہے  
یہاں ہم موت و حیات کا کاروبار کرتے ہیں

{}

میری گفتار کی رمز سے یہ غافل ہیں محمود

کوئی کہتا ہے کہ افکار میں ہے لذت اسرار

تیرے حسن کی جھلک اس طرح بے خود بناتی ہے  
کہ آنکھیں پیاسی رہتی ہیں اور دل تڑپا کرتے ہیں

{}

تو اس طرح اترتا ہے لوگوں کے دلوں میں  
کہ ہر شخص دل میں دیکھے تجھے دیکھنے کے بعد

{}

تمھاری اس الفت کا بدلہ دے نہیں سکتا  
کہ بڑی جاں بثاری سے تم میرے کام آئے ہو

{}

جاٹا ہے بڑی دور مگر اتنا تم یاد رکھنا

لبی مسافتوں سے محبت کم نہیں ہوتی

جب پہنچو تم اپنی منزل پر کبھی  
دل کی منزل کو نہ بھلانا دل سے

{}

شورش کی دنیا میں محو ہو جاؤ تو سوچنا  
اک شخص نے کبھی دل سے آواز دی تھی تم کو

{}

اس قدر یاد آیا وہ ہرجائی مجھ کو  
کہ بے خودی میں بھی نظر کے سامنے رہا

{}

قسمت میں جو لوگ ہوتے نہیں میر

شناشائی ان کی پھر ہوتی ہے کیوں کر

صحبت سے ملتی ہے دنیا کی پہچان  
کامل کی صحبت موتی کی طرح ہے

{}

گر کوئی نہ پائے تیرے رمز کی دنیا  
لفظوں کے جواہر کو پھر تو برباد نہ کر

{}

بڑی مشکل سے لکھے ہیں دل کے سینے  
گر سینے میں دل ہے تو ذرا غور سے پڑھ

{}

مقصد تحریر وہ خود دیتے ہیں مجھے

یہ لفظ بھی ان کے دل کی آواز ہوتے ہیں

کتنی مشکل سے لکھے جاتے ہیں دل کے فسانے  
لوگ کیسے آسان سمجھتے ہیں دل کی کتاب کو

{}

بعد عرصے کے ملا مجھ کو تو محسوس یہ ہوا  
جیسے کسی پھول کی خوشبو لوٹ آئی ہو واپس

{}

تم کو کیا نام دوں مقصد تحریر ہو تم  
دل کو تو کوئی اور نام دیا نہیں کرتے

{}

حال زار کاغذ پر لکھنا نہیں مناسب

ہاں دل پہ لکھا تو انہت ہوا کرتا ہے

رات دن ایک ہی تڑپ رہتی ہے مجھے  
ایک لمحہ بھی نہ تجھ سے جدا ہو پاؤں

{}

جو ان کی زبان نہ سمجھ سکے ان کی حیات میں  
وہ آج بھی ہیں نکتہ چیس قلندر کے حال پر

{}

انکار میں بھی ان کے پوشیدہ تھی محبت  
کہ بے رخی بھی ان کی تماشہ، حسن تھی

{}

چہرے سے ہی شکنے ہیں آثارِ محبت

دنیا بے محبت میں کچھ بولا نہیں جاتا

رہتا ہے ان کی بزم میں ہمہ وقت مدهوش  
وہ مستوار جو ان کی نگاہ کا شکار ہے

{}

رہ کر بزمِ ہستی میں نادائقِ دنیا رہا  
ایسی پلائی گئی مجھے بزمِ لامکاں سے

{}

اس کی آواز میں اک مٹھاں رہتی ہے  
شاید وہ محبت کی زبان بولتا ہے

{}

جلا دیتے ہیں وہ پتھروں کے بت بھی

جن کی آہ میں سوزِ عشق ہوا کرتا ہے

تیری چاہت کو میں کیسے لفظوں کارنگ دوں  
کہ یہ عظیم تر ہے دنیا کی بولیوں سے

{}

میں خود کیا ہوں مجھے خود نہیں معلوم  
وہی بوتا ہے جس کا آئینہ ہوں میں

{}

آنکھوں میں تھے آنسو بتا رہے تھے مجھے  
کہ دل میں ان کے کوئی قصہ، غم ضرور ہے

{}

ویسے تو دل کو درد کے پیوند تھے کئی ہزار

لوگوں کی بزم میں پھر بھی مسکراتا رہا ہوں میں

اے رب تیرے نظام کو سمجھے گا کون یہاں  
ہر کوئی تو سرگردان ہے اپنے ہی نفس میں

{}

جب تیرا کرم ہوتا ہے حد کے سوا ہوتا ہے  
تیرے بغیر تو سعی ، ناکام بھی کرتے ہیں

{}

جن کو بخش دی تو نے دل کی دنیا  
وہ لوگ ہی رازِ کائنات بن گئے

{}

انانیت سے نکل کر نیت تک پہنچو

کہ مقام ادا اسی نیت میں ہے

ظہورِ ہستی کچھ نہیں ظہورِ ذات ہی سمجھو  
خدا سے جا ملاتا ہے خود سے لاپٹا ہونا

{}

چند روز کی جو دے گیا رفاقتیں مجھے  
بس وہی میری زندگی کی اک بہار تھی

{}

ہر کروٹ بدلتے پر وہ سامنے رہے  
کچھ اس طرح رات بھر ان کا جمال تھا

{}

دل سے چاہئے والے لفظوں کے ہوتے نہیں محتاج

الغاظ تو منافق کو ہی بڑا زیب دیتے ہیں

آواز جب ان کی دھیرے سے سنی میں نے  
یوں لگتا ہے روح میں مستی انہی کی ہے

{}

نظر تو سب پر تھی اور کرم بھی ان کا تھا  
کچھ لوگ سمجھنے نہ سکے مقدار کی بات ہے

{}

مقوم میں گر تیرے نہیں قرب محبوب  
دعاؤں کے رد ہونے کا افسوس ہے بے جا

{}

ہو جاتے ہیں کسی نظر سے اسرار و رموز ظاہر

بڑا مشکل ہوتا ہے درد کو لفظوں کی زبان دینا

ہر اک کو جو سمجھتا ہے قریبِ دل محمود  
وہ اس شرافت کا بڑا نقصان پاتا ہے

{}

ہر پھول میں مہک ہو یہ نہیں ممکن  
کچھ پھول محض دیدہ زیب ہوتے ہیں

{}

تمھارے بغیر کوئی سانس سلامت نہیں میری  
تمھارا سفر ہمیشہ میری سانسوں کے ساتھ ہے

{}

بیشک ساری عطاکیں اسی کی ہیں محمود

لیکن عطاوں کا مصدر اس کا جبیب ہے

اک بار وہ ملے تھے صحنِ دل میں اکر  
آج تک دل میں بہار ان کے کرم کی ہے

{}

زلفِ عنبریں کو گر آج بھی لہرا دیں وہ  
سارا زمانہ محوِ رقص آج بھی ہو جائے گا

{}

یادوں میں بے قراری رکھی ہے اس لئے  
کہ عاشق کو چین کبھی یاد کے سوا نہیں

{}

تم کو پانے کی خواہش تو ہر گھری رہی مجھے

مگر خود ہی عکس جاناں اب بن گیا ہوں میں

ہر کوئی تو کرتا ہے تعریف اپنے چاند کی  
ہم نے تو اس در پر چاند کو بھی ماند پایا ہے

{}

موی کو تو ملتے رہے کوہ طور پر  
محبوب کی چاہت میں نظر عرش پر ٹھہری

{}

کسی کے کلام سے نہ کر اندازہ مقام کا  
لوگ باتوں کے ہڑے شہپار ہوا کرتے ہیں

{}

عمر ساری گزار دی جن کی چاہت میں

فوس یہ کہ وہ کبھی اجنبی نکلے

دل سے بیٹھنا کسی ابل دل کے پاس  
چار چاند لگاتا ہے دل کی دنیا کو

{}

کم ظرف نہ پائے گا کسی محفل سے حقیقت  
کہ حقیقت کبھی کم ظرف کو ملا نہیں کرتی

{}

پائے گا کون یہاں اسرار قلندر  
کہتے ہیں قلندر تو ہے سیاح لامکاں

{}

طلب و منافقت گر دونوں ہوں جس کے اندر

طریقت کی بارگاہ سے وہ مردود ہو گیا

بھول جاتا میں اگر کوئی پلاتا جام سے  
مجھ کو پائی یار نے اپنی نظر سے ہے

{}

پا کر تجھے یقین نہیں اپنے آپ پر  
حیرت سے دیکھتا ہوں میں خود کو بار بار

{}

پوچھا کہ کس جگہ پر تیرا پتہ ملے گا  
اس نے کہا تو خود کو ڈھونڈ میرا پتہ نہ پوچھ

{}

شروع جو ہوتی ہے دو دلوں سے داستانِ عشق

اک ہی رہ جاتا ہے نام عشق میں جمل جانے کے بعد

پاس رہنے سے حالِ محبت بیان ہو نہیں سکتا  
بچھڑ جانے سے رازِ محبت کھلا کرتے ہیں

{}

محرومِ عطا ہو گیا یہ مسلم ریا کار  
ہندو ہے جو لے لیتا ہے پتھر کے صنم سے

{}

اک شخص جو چمنا رہا ہر وقت میرے ساتھ  
وہ دلفریب ہی میرے دامن کا چور تھا

{}

کیا حال سناؤں محمود اپنے گلستان کا

اللہ نے ہر پھول کو خوبصورتی بے خودی دی ہے

تم کو شاید نہ پتہ چلے آج کسی کی منزل  
مگر کسی وقت اس منزل کی تم کو تلاش ہو گی

{}

ہمارا دوست بھی غصب کی بلا نکلا  
جسے ہم یار سمجھتے رہے وہی خدا نکلا

{}

چنگاری عشق کی چاہئے شمع توحید کو  
بنا کسی قلندر کے خون جگر کون دے

{}

باتیں ان کی دلگذار ہوا کرتی ہیں

جن کے دل میں شمعِ عشق جلا کرتی ہے

## قلندری ماہیئیے

سو نے دی ونگ ماہیا

مئی بھی سونا ہوندی جد بنتے ملگ ماہیا

کوئی شکار دا جال ہووے

نئیں بندے نوں کجھ ہوندا جد مولا نال ہووے

کیاشان قلندر دی

رب اوہ عزت دتی روح ترپے سکندر دی

بڑا نشاس شراب دا اے

ہر روت روے بے خود اے کرم جناب دا اے

سو ہنا پھل گلاب دا اے

متاں دے دل اندر رہنا کم جناب دا اے

بوہے نوں ٹھوک میکھاں

نظر ہُن جدھر اٹھے میں کو ای یار ویکھاں

کوئی دیگاں لنگر دیاں

ہر جا یار ویکھن اے نظر ان قلندر دیاں

پکیا کماڑ ہو وے

دل بن دا مدینہ اے جے دل وچ یاد ہووے

کوئی فصل اس دی کھاد آوے  
اکھیاں چوں اون اتھرو جد مدنی یاد آوے

کوئی رسم نوں وٹ دیندا  
سوہنا جے تک چھوڑے زندگی نوں پلت دیندا

نظر کبے دے مولود دی اے  
ہے اوہ آپ وسدا نئیں ذات محمود دی اے

کوئی نظارہ پانی دا

از لال توں ہاں طالب میں شاہ جیلانی دا

کوئی بخل یا سیمن دا اے

نمیں ہر وچ وفا ہوندی اے فرق زمین دا اے

کوئی تیر کمان دا اے

سوہناتے ہر دیلے ہر حال نوں جان دا اے

علیٰ غالب جہان دا اے

فقر ان توں کون سمجھے بڑا فرق زبان دا اے

کوئی پانی دا جگ ہوندا

قلندر دی مستی دا کوئی ذائقہ الگ ہوندا

ناں منکر دے جنگ ہو وے

اوہ بازی کیوں ہارے جنوں چڑھیا رنگ ہو وے

کوئی ساوارنگ ماہیا

فوج قلندر دی ہوندی نبی دے سنگ ماہیا

کوئی پہاڑ طور دا اے

ہر دلیے نشہ رہندا اے کرم حضور دا اے

کوئی نہر دا پل ماہیا

رہویں دور ٹھگاں کو لوں نہیں تے جائیں ڑل ماہیا

کوئی پکھا پیا چلدا

خاطر سجننا دی کل عالم پیا پلدا

کوئی پکھا ہوا دیوے

عشق دے مریضان نوں کون کہڑی دوا دیوے

کوئی مکھے ہوا دتی

جوں گذری گذر گئی پر سونہ نال بجا دتی

کوئی رکھی ہوئی کتاب ہو وے

یارتے یار ہوندے کدوں یاراں نال حساب ہووے

کوئی بکری گھاہ کھاوے  
بے ہک نظر تکمیں ساڑی جان وچ جان آوے

کوئی لوہے دا صندوق ہووے  
سارے پاسے رہ ونجن پر ماہیں دا سلوک ہووے

بیری نال بور ہووے  
اس توں کوئی غم نہیں جہڑا نال حضور ہووے

آسمانی تارا اے

کملی والا تے سارے جگ توں پیارا اے

اسماں تے تارے نے  
ساری دنیا وچ حسینؑ پیارے نے

پانی نہر توں رج پیتا  
دید ہوئی ڈھولن دی اس اکبر حج کیجا

اپنی شان سب طین دی اے  
نمازاں تے پڑھن سارے پر نماز حسینؑ دی اے

داتا دا میلہ اے

بھج بھج آؤ سنگیو ہن پین دا ولیہ اے

اچاؤ ڈھولے دا نام ہوتی

جیوندیاں بھی اس دی آں مریاں روح بھی غلام ہوتی

سارے کم نصیباں دے

قسمت والے بن دے نے مہماں حبیباں دے

کوئی بدل کھڑکدا اے

ڈھولا ساڑا بہوں سوہنا بندہ مژ مژ تکدا اے

کوئی وکدا صبون ہووے

مکھ و یکھاں ڈھو لے دا تاں دل نوں سکون ہووے

کوئی کشتنی دریاواں دی

روح بڑی پیاسی اے سوہنے دی نگاواں دی

کوئی جوڑی ملاواں دی

ڈھو لے دی نظر ہووے نئیں لوڑ دواواں دی

کوئی جوڑی بازاں دی

دنیا ریس کرے میرے بیار دیاں نازاں دی

رنگ کیتا کانی توں

دنیا تڑپے چناس او دی ویکھ جوانی نوں

## ترانہ، قلندر

جو دل بھی غم کو سہتا ہے  
 اس دل اندر رب رہتا ہے  
 رب اس کو درشن دیتا ہے  
 وہ بن سمندر بہتا ہے

محمود قلندر کہتا ہے محمود قلندر کہتا ہے

گر دل میں نقش جماو گے  
 سکھ چین کا دامن پاؤ گے  
 گیت پیا کے ہر دم گاؤ گے  
 اک من چلا یہ گاتا ہے

مُحَمَّد قلندر کہتا ہے مُحَمَّد قلندر کہتا ہے  
 جو یار کا دل و جان بنا  
 وہ دراصل انسان بنا  
 بن یار کے بس شیطان بنا  
 اک مست جو آہیں بھرتا ہے

مُحَمَّد قلندر کہتا ہے مُحَمَّد قلندر کہتا ہے

اک مرشد میں تم کھو جاؤ  
 بس اک کے ہی تم ہو جاؤ  
 پھر پی کے مے تم سو جاؤ  
 یوں رنگ میں مرشد رنگتا ہے

مُحَمَّد قلندر کہتا ہے مُحَمَّد قلندر کہتا ہے  
 جو یار ہیں پیا کے پیار رنگ  
 ہیں انہی کے تو جھنڈے لگے  
 ہیں وہ لوگ ہی مر کے بنے  
 بس ان کا دل چکتا ہے

مُحَمَّد قلندر کہتا ہے مُحَمَّد قلندر کہتا ہے





# محبت مشن سٹرٹر

قلندر مخدوم پیر سید محمود الحسن شاہ خاکی کے زیر نگرانی "محبت مشن سٹرٹر" کا قیام عمل میں لا یا جا چکا ہے۔ سخن پر مخدوم پیر سید رسول شاہ خاکی اور پیر محمود الحسن شاہ مستوار قلندر کی کتب تصاویر اور قلندر مخدوم پیر سید محمود الحسن شاہ خاکی کے تصوف اور روحانیت کے موضوع پر خطابات کی آڑیو، وڈیو، CDs، اور عرض مبارک کی آڑیو، وڈیو کسٹس دستیاب ہیں۔

پتھہ:

محبت مشن سٹرٹر

قدیم مخدوم پور شریف (خرید) ضلع چکوال، پاکستان۔

فون: 0543-594333 موبائل: 0333-5006899

ایمیل: mastwaar@gmail.com

ویب سائٹ: [www.mastwaar.com](http://www.mastwaar.com)

## آذان قلندر

پیر سید محمود حسن شاہ مستوار قلندر کے عارفان و صوفیانہ موز و اسرار پر مبنی کام ان کی کتاب "آذان قلندر" میں منظر عام پر آچکا ہے جس کی طباعت سہ بار ہو چکی ہے۔

## تذکرہ خاکی

حضور پیر سید رسول شاہ خاکی کے حالات، واقعات و ارشادات پر مبنی کتاب جس میں حضور پیر صاحب کی سوانح عمری کا تذکرہ ہے اور ان واقعات کو قلم بند کیا گیا ہے جو کہ مختلف مریدین کے ساتھ پیش آئے۔

## مہر منور شاہ قلندر

ایک عام قاری کے کلینے روحانیت اور تصوف کے موضوع پر ایک جامع اور مدلل کتاب "مہر منور شاہ قلندر" بھی شائع ہو چکی ہے۔ جو خواص اور عوام انساں ہر دو کے لئے رہنمائی حیثیت رکھتی ہے۔